راندیر

عرب جہازرانوں کی قدیم بستی

از جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب چغتائی، ڈی لٹ (پیرس)

مجھے گجرات کے اکثر قدیم مقامات میں تاریخی دستاویزات، قدیم عمارات کے کتبات کی تلاش میں گھومنے کا موقع ملا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں میں راندیر بھی گیا جو گجرات کا ایک قدیم شہر ہے۔ اور دریائے تاپتی کے دائیں کنارے سورت سے تقریباً دو میل اوپر واقع ہے[۵۱]۔ جہاں قدیم زمانہ سے عرب آباد چلے آتے تھے اور یہ ان کا بڑا مرکز تجارت تھا بالخصوص نوائط لوگ آباد تھے۔ یوں تو گجرات کے اکثر حصوں میں قبل از بعثت نبوی عرب لوگ تاجر کی حیثیت سے آباد تھے اور ان کو گجرات کے بعض قدیم سنسکرت کتبات میں بلفظ "تاجیک" تعبیر کیا گیا ہے[۵۲]۔ اور ان کو بعد میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے گجرات کے غیر مسلم راجاؤں نے مساجد بنانے کی رعائتیں بھی دے رکھی تھیں[۵۳] چنانچہ آج بھی یہ بستی زیادہ تر تاجر لوگوں کی ہی کہلاتی ہے جن کی تجارت زیادہ تر دوسرے ممالک میں ہے جنھوں نے نہایت عمدگی سے زرکثیر خرچ کرکے بڑی بڑی عالیشان مساجد تعمیر کی ہیں یہ مسجدیں ایک طویل مضمون کی محتاج ہیں۔ مجھے اپنے راندیری احباب مسٹر غلام حسین اور سید علی میران رفاعی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہاں کی مسجد جامع جو دیکھنے میں آج کل کی عمارت معلوم ہوتی ہے سب سے قدیم عمارت شمار ہوتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی تاریخ بنا "؁۵۹۱ھ" از لفظ "انا فتحنا" نکلتی ہے اور اسے یوں کندہ کیا گیا ہے۔

---

۵۱ راندیر کے دیگر حالات کے لئے بمبئی گیزیٹیر ج ۲ ص ۲۹۹ ملاحظہ ہو۔

۵۲ بمبئی گیزیٹیر ج ۱ ص ۱۴۹۔ ۵۳ مسعودی ج ۱ ص ۸۴ و ۲۸۲۔

اِنَّا فَتَحْنَا
۵۹۱ھ

بتاریخ بنا قدیم مسجد ہذا معروف بڑی جامع مسجد راندیر

بنا کرد مسجد بجائے کنشت — بہ ایوانش انّا فتحنا نوشت

مگر اس کے قرب میں ہی ایک قدیم قبرستان ہے جسے خطۂ تبع تابعین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یعنی اس میں وہ لوگ مدفون ہیں جنھوں نے آنحضرت صلعم کے صحابہ کی زیارت کرنے والوں کی زیارت کی تھی پھر بھی حساب سے ہم اسے اسلام کی دوسری صدی تک منسوب کر سکتے ہیں۔ سب مجھے اتفاق سے دو قدیم کتبات کے مطالعہ کا موقع ملا جو عربی زبان میں ہیں اور در اصل سنگِ مرمر کی لوحِ مزار ہیں اور نسخی حروف میں آیاتِ قرآنی اور احادیث سے نہایت عمدگی سے مزین ہیں۔ اس قسم کے قدیم لوح مزار گجرات کے قدیم شہروں مثلاً سومنات۔ کنبایت وغیرہ میں بہت ملتے ہیں۔ ایک کتبہ تو اسی قبرستان "خطۂ تبع تابعین" کی ایک قبر سے ملا اور دوسرا مسجد جامع کی دیوار مشرقی کے شمالی کونہ سے دستیاب ہوا۔ یہ دونوں کتبات بہت اہم ہیں جن کا میں نے فوراً چربہ حاصل کر لیا۔ ان کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت کے پیشِ نظر . . . . ذیل میں ان حضرات کے نام اور ان کے سالہائے وفات درج کرتا ہوں جن کے مزارات کے یہ الواح ہیں

الف۔ وہ کتبہ جو مسجد سے حاصل ہوا یہ ہے[1]۔ ہم نے سطروں کو نمبروار درج کیا ہے۔

۱۔ هذا قبر المرحوم المغفور الفقير الى الله تعالىٰ

۲۔ معلم ابن حسن کھنبایتی برد الله مضجعه وانّس بالقران۔

۳۔ وحشته فی التاریخ یوم السبت سلخ من شهر شوال سنة ثلاث وثلاثون وستمائة

(ب) دوسرا کتبہ جو خطۂ تبع تابعین کی ایک قبر پر ہے یہ ہے۔

۱۔ هذا قبر العبد المرحوم المغفور الراجی الى رحمة الله۔

۲۔ تعالىٰ ابوبکر عثمان علمکش؟ (یا علمگیر؟ یا علمگیر؟) تغمده الله برضوانه وبرحمته

---

[1] مصلحتاً ان کتبات کی دوسری عبارات کو یہاں نہیں درج کیا ورنہ مضمون کی دوسری حیثیت ہو جاتی۔

۳- واسکنہ بحبوحتہ جنانہ توفی یوم السبت احدی وعشرون من شہر ذوالقعدہ

۴- سنہ احدی وعشرین وسبعمائۃ وصلی اللہ علی محمد وآلہ

ان ہر دو کتبات میں دونوں مدفون شخصوں کے نام اور ان کی تاریخ وفات بالکل واضح ہیں اگرچہ نہایت مشکل سے یہ بھی پڑھے گئے ہیں یعنی :- (۱) معلم ابن حسن جو کھنبایت کے باشندہ تھے انھوں نے ہفتہ کے روز مہینہ شوال کی آخیر تاریخوں میں ۷۲۳ھ میں انتقال کیا- (۲) ابوبکر عثمان علمکش نے (جو صحیح نہیں پڑھا گیا) بروز ہفتہ ۲۱ تاریخ ذوالقعدہ کو ۷۲۱ء میں وفات پائی -[1]

ان ہر دو کتبات میں الفاظ "معلم" "علمکش" اور "کھنبایت" ہماری دلچسپی کا باعث ہیں- اول شخص جو "معلم ابن حسن" کے نام سے مشہور تھا وہ تو جہاز کا کپتان (آج کل کی اصطلاح میں) تھا- اسی طرح مورخین نے واسکوڈے گاما ن کے جہاز کے کپتان کو "معلم ابن ماجد" لکھا ہے جو الجیریا کا باشندہ تھا- اسی طرح دوسرا لفظ علمکش یا علمگیر یا عالمگیر بھی جہاز کے محکمہ سے متعلق ہیں- اگرچہ اس کا درجہ معلم کے درجہ سے کم تھا- غرض ان کتبات کی روسے ہم کسی قدر یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ راندیر قدیم زمانہ سے ہی عرب جہاز رانوں کا مرکز تھا-

اس کے علاوہ ان کتبات سے اسلامی ثقافت کے دیگر ماثر پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے اور یہ بھی علم ہوتا ہے کہ کھنبایت جو بالکل سمندر کے ساحل پر واقع ہے قدیم زمانہ سے مرکز تجارت چلا آتا ہے اور ایسے لوگوں سے معمور تھا جن کا پیشہ بھی جہازرانی تھا- یہ بھی مسرت کا مقام ہے کہ ہنوز ایک خاندان راندیر میں آباد ہے جو "معلم" کے لقب سے مشہور ہے مجھے ان کے بعض افراد سے کھنبایت میں ملنے کا موقع ملا ہے یہ حضرات اپنے آپ کو قدیم عربوں کی اولاد کہتے ہیں-

---

[1] گجرات کے مشہور مقامات، احمد آباد- کھنبایت سے راقم بے شمار اہم تاریخی کتبات جمع کر چکا ہے جو ان سے ہی قدیم ہیں- احمد آباد کے تو طبع ہو چکے ہیں اور کھنبایت کے زیر ترتیب ہیں ان تمام کتبات میں بے شمار نکات ثقافت اسلامی کے آگئے ہیں-

میرے محترم دوست سید میران رفاعی صاحب نے ایک کتاب "حقیقت السورت" عنایت کی جن میں ان امور پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی یہ زیادہ تر متاخرین ملحار کے حالات پر مشتمل ہے- بہرحال میں آنمکرم کا ممنون ہوں-

ادبیات

تہذیب نو

از جناب ماہر القادری

الحذر! از فتنۂ تہذیبِ نو — تیرہ باطن، سست پیمان، تیز رو
مرد و زن شانہ بہ شانہ رو بہ رو — بزمِ عشرت در جہانِ رنگ و بو
ہمچو خوک و سگ بہ مستی بیقرار — از رہِ اخلاق و خود داری فرار
نغمہ و تصویر و اشعار و شراب — صنفِ نازک بے نقاب و بے حجاب
ہر تبسم گریۂ قلب و ضمیر — محوِ غفلت کودک و برنا و پیر
دانشِ بے دین و علمِ بے یقیں — لعنتِ خوش رنگ بر روئے زمیں
برق و بادِ آب را تسخیر کرد — دل مگر خالی ز سوز و سازِ درد
فطرتِ عیار و ذہنِ حیلہ جُو — عصمتِ کردار رسوا کُو بہ کُو
مصلحت غارت گری را نام داد — ہر تصور رہنِ اغراض و فساد
با خدا گستاخ و از مذہب گریز — آدمی با آدمی گرمِ ستیز
رُبعِ مسکوں پُر ز شورِ جنگ گشت — لالہ رنگ از خونِ انساں کوہ و دشت
قریہ قریہ گشت ہمچو کارزار — روحِ چنگیز و ہلاکو شرمسار
در کشاکش طاقتِ روس و فرنگ — الاماں از جنگِ روباہ و پلنگ

فتنۂ ابلیس بر اوجِ شباب
از وجودش مشرق و مغرب خراب